Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

بروز جمعہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۷ شوال ۱۳۹۲ھ ۲۴ نبوت ۱۳۵۱ھش ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۶۸

اخبار احمدیہ

55

ربوہ ۔ ۲۳ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کیلئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۳ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے آجکل محترم ڈاکٹر عبد الہادی صاحب کیوسہ جرمنی میں بیمار ہیں ۱۷ نومبر کو آپکا اپریشن ہونا تھا محترم ڈاکٹر صاحب موصوف خدمت دین کا فریضہ پوری تندہی سے ادا کرنے والے بہت نیک اور مخلص احمدی ہیں۔ اسپرانٹو زبان میں آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا ہے جو خدا کے فضل سے یورپ میں بہت مقبول ہوا ہے۔

احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محترم حکیم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم بعارضہ بخار و کھانسی سخت بیمار ہیں حکیم صاحب موصوف اس پیرانہ سالی میں بھی خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ عطا فرما کر لمبے عرصہ تک خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ کا موقع عطا فرمائے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کو امراء اضلاع ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

مکرم رانا محمد خانصاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر
" محمد بشیر احمد علی صاحب " " جھنگ
" چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ " " مظفر گڑھ
" شیخ محمد احمد صاحب مظہر " " " لائلپور
" محمد عرفان صاحب " " " ہزارہ

(ناظر اعلیٰ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان اگر خداداد قویٰ سے کام لے تو وہ یقیناً ولی بن سکتا ہے

خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اُس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا!

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلّہ کشیاں کریں یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیالِ خویش باخدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا کو تو کیا ملنا ہے انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھا دی۔ لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے وہاں اسکے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورۃ میں اُس قبولیت کا اشارہ ہے جہاں فرمایا۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔

غرض یہ قویٰ جو انسان کو دیئے گئے ہیں۔ اگر وہ اُن سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اس اُمّت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپکو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے، اُس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنیوالا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۱)

صدر مجلس انصار اللہ کا انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت رائے کو منظور فرماتے ہوئے از یکم صلح ۱۳۵۱ھش (یکم جنوری ۱۹۷۳ء تا ۳۱ فتح ۱۳۵۴ھش (۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء) تک کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا ہے۔

یہ انتخاب سالانہ اجتماع انصار اللہ کے پہلے روز یعنی ۱۷/۱۱ کو شوریٰ کے اجلاس میں زیر صدارت محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ہوا تھا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر :۔ سید عبد الحی ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نبوت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفقہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے والے دو عظیم آسمانی ادارے

خدائی جماعتوں کے لئے جنہیں وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ قائم کرتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے عملی نمونے اور تبلیغی جد و جہد کے ذریعہ دوسروں کو حق کی طرف دعوت دینے اور انہیں بھی اس کا گرویدہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ اپنی ان جماعتوں کو قائم ہی اس لئے کرتا ہے کہ ان کے تربیت یافتہ اور خدا رسیدہ افراد دوسروں کو بھی راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ثابت ہوں۔ یہ اہم فریضہ ادا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان جماعتوں کے جملہ افراد بالعموم اور ان میں سے ایک گروہ علی الخصوص دین میں تفقہ پیدا کر کے ضروریات دین سے آگاہ نہ ہو اور علم و معرفت میں ترقی کر کے دوسروں تک کامیابی کے ساتھ پیغامِ حق پہنچانے کی اہلیت اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر تفقہ فی الدین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۲)

اور (اگر) مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کیلئے) نکل پڑیں، پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) اس لئے ہوشیار کرتے کہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدائی جماعت کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض یہ ہوتا ہے کہ اس کے افراد تفقہ فی الدین میں مہارت حاصل کریں۔ اسکے بغیر پیغام حق کی اشاعت کا فریضہ خوش اسلوبی اور کامیابی سے ادا کرنے کی اہلیت ان میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کیلئے مبعوث فرمایا ہے اپنے متبعین کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ تفقہ فی الدین کو اپنا شعار بنائیں تاکہ حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلانے کی اہلیت ان میں پیدا ہو سکے اور وہ دوسروں کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ بن سکیں۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آپ نے تفقہ فی الدین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو علم دین میں تفقہ پیدا کرنا چاہیئے مگر اس کے وہ معنی نہیں جو عام ملاں لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں کہ استنجا وغیرہ کے چند مسائل آ گئے اور وہ بھی تقلیدی رنگ میں فقیہ بن بیٹھے۔ بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبویؐ اور ہمارے کلام میں تدبر کریں، قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ ہوں اور اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو اسے کافی جواب دے سکیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷۵)

خدائی جماعت کے افراد کے لئے تفقہ فی الدین کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر مامور من اللہ اپنے متبعین کو بار بار مرکز میں بلاتا اور اپنے کلامِ بلاغت نظام اور اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ان میں تفقہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔ اسی غرض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے اصحاب کو بار بار مرکز میں آنے اور یہاں رہ کر علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے اپنی جھولیاں بھرنے کی پُر زور تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے وفا شعار و جان نثار اصحاب کبار پروانوں کی طرح آپ کے گرد جمع رہتے تھے۔ بالآخر آپ نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت تفقہ فی الدین کو مستقل اور منظم بنیادوں پر جاری کرنے کے لئے دو عظیم ادارے قائم فرمائے۔ ان میں سے ایک ادارہ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ کی غرض کو پورا کرنے والا تھا۔ اور دوسرا لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً کا مصداق۔ اوّل الذکر ادارہ مدرسہ احمدیہ کی شکل میں قائم ہوا۔ اور مؤخر الذکر ادارہ جلسہ سالانہ کی شکل میں منصۂ شہود پر آیا اور اسکی بھی بنیادی اینٹ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ جہاں مدرسہ احمدیہ نے بعد میں جامعہ احمدیہ کی شکل اختیار کر کے دین میں تفقہ کرنے اور پھر اسلام کو دنیا کے دور و دراز علاقوں میں پھیلانے والے سینکڑوں اور ہزاروں علماء پیدا کئے اور تا قیامت پیدا کرتا چلا جائے گا، وہاں جلسہ سالانہ ہزاروں ہی نہیں لاکھوں مومنوں میں تفقہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے کا نہایت مؤثر وسیلہ ثابت ہوتا چلا آ رہا ہے اور تا قیامت ثابت ہوتا چلا جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیادی اغراض بیان کرتے ہوئے ایک بنیادی غرض انتہائی وسیع بنیادوں (mass scale) پر تفقہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنا قرار دی۔ فرمایا:۔

(۱) "اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

نیز اسی ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا:۔

(۲) "اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔" (ایضاً)

اسی للّٰہی جلسہ سالانہ کے (جو عظیم تر بنیادوں پر تفقہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے والے اور خدائی اذن کے ماتحت قائم ہونے والے ایک عظیم آسمانی ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے) مبارک ایام اب قریب آ رہے ہیں۔ سو گویا احباب جماعت کے لئے ایک انمول موقع پیدا ہونے والا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفۂ برحق، قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے قرآنی حقائق و معارف سننے، روحانی زر و جواہر سے اپنی جھولیاں بھرنے اور اسطرح اپنے اندر تفقہ فی الدین کی اہلیت پیدا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ پھر انہیں ان علماء کرام کی تقاریر سے فیضیاب ہونے کا موقع ملے گا جو بفضل اللہ تعالیٰ تفقہ فی الدین کی اہلیت سے بہرہ ور اور بحرِ علوم دینیہ کے شناور ہیں۔ الغرض ہمارا جلسہ سالانہ ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں لئے ہمیں ایمان اور یقین اور معرفت میں نئی ترقیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ ہر ایک مخلص کا یہ فرض ہے کہ وہ بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے، اپنی معلوماتِ دینی کو وسیع کرنے اور معرفت کو ترقی دینے یعنی تفقہ فی الدین کی اہلیت سے بہرہ ور ہونے کی غرض سے اس للّٰہی جلسہ میں شرکت کا ابھی سے عزم کر لے اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے تا جب جلسہ شروع ہونے لگے تو ان کے والہانہ انداز میں پروانہ وار کھنچے چلے آنے کے نتیجہ میں يَنْفِرُوْا كَآفَّةً کا ایمان افروز نظارہ ایک دفعہ پھر پوری شان کے ساتھ دنیا کے سامنے آ جائے۔

جماعتِ احمدیہ کا ۸۰ واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر

بروز منگل، بدھ، جمعرات ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب ابھی سے اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سنجیدہ اور ذی علم غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیبؑ

رقم فرمودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا "ذکرِ حبیبؑ" کے موضوع پر رقم فرمودہ جو مضمون لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۱۷ نومبر / نبوت کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پڑھا۔ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ و علیٰ آلِ محمدٍ

و علیٰ عبدک المسیح الموعود

مریم صدیقہ کہتی ہیں کہ کچھ ذکرِ حبیبؑ پر لکھوں یہ ذکر مخزنِ حبیبؑ ہے۔ مگر سوچتی ہوں کہ بارہا لکھ چکی ہوں۔ حضرت منجھلے بھائی صاحبؓ کو بھی کچھ دو باتیں لکھ کر دیں اور حضرت چھوٹے بھائی صاحبؓ کو بھی۔ کچھ خود لکھیں کچھ اکثر زبانی سنائیں۔ اب حیران ہوں کہ کیا لکھوں۔ بہت باتوں کی تکرار ہوگی۔

میری عمر کے ۱۱ سال اور ۲ روز کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارک میں گذرے تھے۔ اس عمر کے بچوں کو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ بچپن کی یادیں جو اکثر ذاتی باتیں لوگوں کے لئے معمولی مگر میرے لئے بیش بہا خزانہ ہیں۔ الحمد للہ کہ جو بھی یاد ہے بہت صاف اور سب میرے دل پر نقش ہے گویا اس وقت بھی دیکھ رہی ہوں سن رہی ہوں۔ آپ کا بات کرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ سونا۔ سوتے میں کروٹ لینا۔ ٹہلنا۔ لکھنا۔ غرض سب کچھ دل پر نقش ہے۔ حالانکہ پڑھنے میں ہی وقت گذرتا بڑا حصہ دن کا۔ اور پھر کھیلنا بھی مگر جب بھی موقعہ ہوتا میں ضرور وہ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گذارنا پسند کرتی تھی۔ کاش کہ اور زیادہ موقعہ ملتا۔ اکثر چھوٹی باتیں بھی آپ سے پوچھ لیتی تھی۔

ایک شام آسمان پر ہلکے ہلکے ابر میں خوبصورت رنگ برنگ کی دھنک دیکھ کر سب بچے خوش ہو رہے تھے۔ آپؑ اس وقت صحن میں ٹہل رہے تھے جو بعد میں اُم ناصر کا صحن کہلاتا رہا ہے۔ میں نے کہا یہ جو کمان ہے اس کو سب لوگ (پنجابی میں) ہماری بڑھی کی پینگ کہتے ہیں۔ اس کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا اس کو عربی میں "قوس قزح" کہتے ہیں۔ مگر تم اس کو "قوس اللہ" کہا کرو۔ نیز فرمایا کہ قوسِ قزح" کے معنی شیطان کی کمان ہے۔ یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہی ہے

ہمارے بچپن میں ایک کھلونا آتا تھا "ٹک اینڈ لاف" (Look & Laugh) دوربین کی صورت کا اس میں دیکھو تو عجیب مضحکہ خیز صورت دوسرے کی نظر آتی تھی۔ جب یہ کھلونا لاہور سے کسی نے لا کر دیا۔ آپ کو یہ چیز میں نے دکھائی آپ نے دیکھا اور تبسم فرمایا۔ کہا اب جاؤ۔ دیکھو اور ہنسو کھیلو۔ مگر دیکھو یاد رکھنا میری جانب ہرگز نہ دیکھنا سب والدین بچوں کو تہذیب سکھانے کو ادب بڑوں کا سکھاتے ہیں۔ مگر یہ یہ ایک خاص بات تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبی مؤدب بن کر بھی آتا ہے اور خود اس کو اپنا ادب بھی اپنی ذاتی شخصیت کے لئے نہیں بلکہ اس مقام کی عزت کے لئے جس پر اسکو کھڑا کیا گیا اس ذاتِ پاک و برتر کے احترام کی وجہ سے جس نے اس کو خاص مقام بخشا جس کی جانب سے وہ بھیجا گیا سکھانا پسند ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں معجزانہ اثر تھا۔ آپ نہ بات بات پر ٹوکتے نہ شوخیوں پر جھڑکتے بلکہ انتہائی نرمی سے فرماتے کہ یوں نہ کرو جس بات سے آپ نے منع کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی بھول کر بھی وہ بات پھر کی ہو۔ اب تو ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھ مغز پچی کرو۔ بچے ہیں کہ چکنے گھڑے ہیں۔ اثر ہی نہیں ہوتا یا والدین کی زبانوں میں اثر نہیں رہا۔ وہ پیار بھری زبان معجز بیان کہ ایکبار کہا پھر عمر بھر کو اس بات سے طبیعت بیزار ہو گئی۔

مجھے اور مبارک احمد کو قینچی سے کھیلتے دیکھ کر تنبیہ فرمائی۔ کیونکہ قینچی کی نوک اس وقت میں نے مبارک احمد کی طرف کر رکھی تھی۔ فرمایا کبھی کوئی تیز چیز قینچی چھری۔ چاقو اس کے تیز رخ سے کسی کی طرف نہ پکڑا ؤ۔ اچانک لگ سکتی ہے۔ کسی کی آنکھ میں لگ جائے۔ کوئی نقصان پہنچے تو اپنے دل کو بھی ہمیشہ پچھتاوا رہے گا۔ اور دوسرے کو تکلیف۔ یہ عمر بھر کو سبق ملا اور آج تک یاد ہے ایک دفعہ کسی خاندان کے لڑکے نے کہا تھا اتنی سی بات پر آپ کیوں روکتی ہیں۔ کبھی اس رخ سے کسی نے پکڑا دی تو کیا ہو گیا۔ میں نے اسکو بتایا کہ ہمیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیا ہوا سبق یاد ہے۔ وہی دہراتے ہیں

میں اور مبارک احمد آپ کے پاس ہی پلنگ پر بیٹھے کھیل کھیل میں ایک دوسرے کو ٹانگیں مار رہے تھے۔ لڑائی نہیں تھی۔ کیونکہ ہم دونوں کا آپس میں بڑا پیار تھا۔ فرمایا کشتی کرو بیشک کھیلو مگر (میری طرف خصوصاً دیکھ کر کہ) لڑکوں کے بدن کا ایک حصہ ایسا نازک ہوتا ہے کہ ذرا سخت چوٹ لگ جائے تو موت کا ڈر ہوتا ہے۔ تم دونوں کھیلو مگر خیال رکھو کہ کسی نازک جگہ کسی کو چوٹ نہ آئے۔

اس بات سے بھی آپ نے روکا ہوا تھا کہ کبھی ڈھیلا پتھر کسی کی جانب نہ پھینکو۔ کسی کے بے جگہ لگ جائے کسی کی آنکھ ہی پھوٹ جائے۔ مر پھٹ جائے اس کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ اور ہمیشہ بچوں کو اس امر پر روکا ٹوکا ہے۔ اپنے مبارک احمد نے ایک دفعہ مجھے کہا۔ آپا۔ آ کر میرے ساتھ کھیلو۔ نہ پڑھو۔ اس وقت میں اور صالحہ بیگم مرحومہ جو بعد میں چھوٹی ممانی جان بنیں۔ ہم پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا ابھی نہیں۔ مبارک نے ایک ڈھیلا کھینچ مارا۔ حضرت مسیح موعودؑ اس وقت "حجرہ" میں تشریف رکھتے تھے میں نے مبارک کے ڈرانے کو کہا۔ بتاتی ہوں ابا کو۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کہا۔ دیکھیں مبارک نے ڈھیلا اٹھا کر ہمارا طرف مارا ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ اسکو بلاؤ۔ یہاں میرے پاس۔ میں نے آ کر کہا۔ چلو۔ مبارک ابا بلا رہے۔ اس نے کہا اچھا۔ مگر آپا تم آگے آگے چلو۔ میں پیچھے پیچھے چلوں گا۔ جب میں قدم بڑھاؤں پلٹ کر دیکھوں تو مبارک اکڑوں بیٹھ جائیں مجھے ہنسی آ گئی۔ بات گئی گذری۔ آپ سے کہہ دیا کہ مبارک اب نہیں کرے گا اس طرح۔ مبارک کا اور میرا بچپن میں بہت پیار تھا۔ ہم کبھی نہ لڑے نہ جھگڑے وہ مجھے آ کر پیار سے لپٹ جاتا تو آپ فرماتے۔ ان دونوں کے ناموں میں صرف "ی" کا فرق ہے اسلئے بہت پیار ہے۔ ان میں۔

ایکدفعہ صوفی غلام محمد صاحب مرحوم غالباً علی گڑھ میں پڑھتے تھے کسی امتحان شاید بی۔ اے میں فیل ہوئے۔ خبر آئی۔ آپ نے افسوس سے ذکر فرمایا۔ میں پاس بیٹھی تھی میں سن کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے فراست سے میرا ارادہ بھانپ لیا اور فرمایا۔ تم عائشہ (بیوہ مولوی عبدالکریمؓ جن سے ان کا نکاح ہو چکا تھا منسوب تھیں۔) کو بتانے جا رہی ہو۔ یہ بری خبر ہے۔ تم کیوں بری خبر بتاؤ۔ کوئی اور بتا دے گا۔ وہ دن اور آج کا دن ہمیشہ بری خبر کسی کو پہنچانے سے اجتناب کیا ہے۔

عزیزہ امۃ السلام کا رشتہ ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحبؒ نے بڑی چاہت سے مانگا تھا۔ مجھے بھی کہا کہ کہو جا کر یہ رشتہ ہمیں ضرور دیں۔ حضرت منجھلے بھائی صاحب نے اختیار حضرت خلیفہ ثانیؓ بڑے بھائی صاحب کو دے رکھا تھا۔ مگر آپ کو شرح صدر نہیں ہوتا تھا۔ مجھے کہا۔ میرا خیال ہے۔ تم ادھر جا کر جواب انکار میں ہی لکھ دے آؤ مجھ سے لکھ کر نہیں دیا جاتا (بڑے بھائی کا لحاظ اور خاطر ملحوظ تھا۔) میں نے کہا۔ ان کو رنج ہوگا مجھے کسی کو بدخبر پہنچانے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچپن میں روکا تھا۔ میں نہیں کہونگی کسی اور سے کہلوا دیں۔ پھر وہ رشتہ بعد میں ہو گیا تھا۔ مگر حضرت بڑے بھائی صاحبؓ کو امۃ السلام بہت پیاری تھیں۔ ان کو خوف تھا۔ کہ کسی وقت اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

حضرت ام المومنینؓ بہت زیادہ شفقت و محبت فرماتی تھیں مگر آخر ماں تھیں وہ تربیت اپنا فرض جانتی تھیں کبھی کبھی کہتی تھیں کہ اتنی ناز برداری لڑکیوں کی ٹھیک نہیں ہوتی۔ نہ معلوم کسی کی قسمت کیسی ہو آپ فرماتے "تم فکر نہ کرو۔ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے" یہ الفاظ آپ کے مجھے یاد ہیں

حضرت اماں جانؓ کو اکثر میرے رونے نہلانے کے وقت میں چیخ کر ابا کو پکارتی۔ آپ کہتے نہ تنگ کرو آپ فرماتیں لڑکی ذات ہے۔ بدن نہیں ملواتی کہنیاں کالی رہ جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ فرماتے نہیں سہے گی کالی - چھوٹو یہ بھی فرماتے کہ لڑکی ہے - آخر ہمارے پاس چند دن کی مہمان ہے - یہ کیا یاد رکھے گی - یہی خاص خیال اور ناز برداری کا اثر بھائیوں نے لیا تھا - ایک بات کوئی ذرا سی بات بھی ایسی یاد نہیں کہ کسی بھائی نے ستایا ہو حضرت بڑے بھائی صاحبؓ کو تو میں بچپن سے ہی مسیح موعود علیہ السلام کی جگہ جانتی تھی - جس وقت آپ موجود نہ ہوتے ان کے پاس فریاد کی اور انہوں نے فوراً میرا کہنا کیا -

میری یادوں کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا - اکثر چکروں کا دورہ ہوتا مگر آپ کی انتھک محنت کی مثال نہیں ملتی - باہر جانا ہے - نمازوں میں جانا ہے - مگر اس وقفہ میں آپ برابر تحریر کا کام کرتے رہتے اتنی مصروفیت اتنے کام پھر خدمت دین اسلام کا بار کاندھوں پر - اپنے مشن کی اہمیت کا اندازہ آپ سے بڑھ کر کس کو ہوگا کام اور عشق صادق کا کام - ایمان کامل سچی لگن کا کام یقین کامل کہ میں مقرر کردہ ہوں خدائے برتر کا جو اپنے کو سب سے بڑھ کر حق الیقین ہے پھر سوچنا چاہیئے کہ کتنا بڑا بار ہوگا جو باوجود اس امر پر ایمان کے کہ میرا مولا میرا معین و نصیر ہے مگر جتنا ایمان و یقین جتنا عشق کا درجہ بڑھا ہو - اتنا ہی احساس ذمہ داری اور لگن زیادہ ہوتی ہے مگر آپ تھے کہ دل میں یاد یار اور ہاتھ کا یہ دوست یہ دماغ بھی اس تصور میں ہے ہر لمحہ پھر بھی اس کے مقرر کردہ انسانی حقوق و فرائض ہمیشہ احسن طریق سے بشاشت سے ادا فرمائے - حضرت ام المومنینؓ کا انتہائی خیال ہے - ہر طرح (بے انتہا قدر تھی حضرت ام المومنینؓ کی آپ کے دل میں) بچوں پر شفقت ان کی ناز برداری اپنے مہمانوں اپنے پردیسیوں کا جو گھر بار چھوڑ کر اکثر دنیا کے سارے رشتے توڑ کر اس شمع فروزاں کے گرد جمع تھے - ہر ضرورت کا ہر وقت خیال رکھنا - سوچیں تو صاف نظر آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص عطا کردہ روح کام کر رہی تھی سبھی کو وقت دیتے تھے - کوئی دوا مانگنے آرہا ہے - آپ کام کرتے کرتے دوا دے رہے ہیں - حتیٰ کہ بندو عورتیں بھی اندر آجاتیں - کوئی دوا مانگتی - کوئی اپنے کاکے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو کہتی کوئی کچھ - بہت کچھ یاد ہے - کچھ لکھ چکی ہوں - میرا پلنگ بستر پاس بہت قریب ہی ہوتا تھا - اور اکثر میری آنکھ رات کو کھلتی - دیکھتی کہ آنکھیں بظاہر بند ہیں مگر لبوں پر سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم درود اور ذکر الٰہی جاری ہے مجھے پہچان ہو گئی تھی آپ کے لبوں کی حرکت سے پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی - سرہانے موم بتی کی روشنی رکھتے تھے - کئی بار دیکھا کہ اٹھے اور لکھا (جو الہام ہوتا صبح پتہ لگ جاتا تھا) پھر لیٹ جاتے -

ایک روز دوپہر کو کھانے سے قبل یا بعد میں ٹھیک یاد نہیں آپ حجرہ میں آرام فرما رہے تھے حضرت والدہ صاحبہ (حضرت ام المومنینؓ) اس وقت باہر احمدی خواتین کے پاس تھیں میں جا کر آپ کے پلنگ پر بیٹھ گئی پیر قدمی سمجھ لیں یا خوش قسمتی میں نے آپ کی پنڈلیوں پر دبانے کی نیت سے ہاتھ رکھ دیا - اس وقت آپ سیدھے لیٹے ہوئے تھے - یکایک ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوئی جو بیان میں نہیں آسکتی آپ کی پنڈلیاں تھر تھر کانپنے لگیں - چہرہ پر ایک بہت خاص چمک اور سرخی پیشانی پر پسینے کے قطرے کھڑے ہو گئے ہونٹ حرکت کرنے لگے جیسے کوئی غیر مرئی طاقت ان کو جنبش میں لا رہی ہے نہ کوئی تکلیف کی نہ کرب کی علامت تھی معلوم ہو رہا تھا کہ کسی طاقت کا اس وقت آپ پر تصرف ہے - جو ایک خاص روحانی سلسلہ ہے بالکل ایک نوزائیدہ بچے کا چہرہ مبارک معصوم نظر آرہا تھا اس کیفیت کے بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور کاغذ پر لکھا اور مجھے کہا جاؤ اپنے نانا جان کو بلا لاؤ - (قریب ہی تھے اور اپنی اماں کو وہ مل گئے - میں بھاگ کر بلا لائی) آپ نے خاموشی سے وہ کاغذ نانا جان کی جانب بڑھا دیا انہوں نے بلند آواز سے پڑھا -

وہ یہ الہام تھا -

"زبردست، نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی"

یہ خاص الہام دن کا میں نے پوری الہامی کیفیت کے ساتھ دیکھا جب نانا جان پڑھ چکے اور دہرایا گیا - پھر آپ نے خود دہرایا - دو نہ چند منٹ اس کے بعد آپ خاموش ہی رہے تھے - یہ مبارک الہام اور شاندار نزول اور کیفیت تھی جو میں نے دیکھی

تمام عالم کے طبیب سارے جہان کے عالم اور سائنس دان اکٹھے ہو جائیں اور کہیں کہ یہ کیفیت ایک بیمار کی نعوذ باللہ ہو سکتی ہے تو جنہوں نے اس قسم کی خاص کیفیت دیکھی اور آپ کو دیکھا آپ کے کام دیکھے - خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے ان کے ایمان کو دنیا بھر مل کر بھی ہرگز متزلزل نہیں کر سکتی -

پشاور میں گزشتہ سال زبانی کچھ باتیں بیان کیں لجنہ نے مجھے بلایا تھا یاد نہیں رہیں سب مگر تین باتیں میں نے بیان کی تھیں وہ بھی میں لکھتی ہوں -

آپ کی خاص باتیں - الہام اور ان کا پورا ہونا زمانہ دیکھ چکا ہے اور بہت کچھ دیکھنا باقی ہے - دیکھتے رہیں گے - انشاء اللہ تمام دنیا اور نیک نصیب ہدایت بھی پائیں گے باوجود ابلیس کی آخری زور کی کوششوں کے گو یہ تین معمولی باتیں لکھتی ہوں - جو حضرت اقدسؑ کی زبان سے نکلیں اور بعد میں ان کو پورا ہوتے دیکھا - ضرور ان الفاظ کے دہان پر آنے سے پہلے آپ نے دعا بھی کی ہوگی - میرا ایمان ہے - کیونکہ آپ ہمہ وقت دعا میں مصروف رہتے تھے - آپ نے دعا پر جتنا زور دیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے میں کچھ تھی بالکل چھوٹی - جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اس وقت ضرور دعا کر لیا کرو - میں اٹھ نہ سکوں - بیمار ہوں - کچھ ہو یہ عادت میری اب تک قائم ہے دعا کرتے کرتے درود پڑھتے نیند آجاتی ہے - پھر آنکھ کھلے تو وہی سلسلہ - یہ سب آپ کے الفاظ کی برکت ہے -

حضرت بڑے بھائی حضرت مصلح موعودؓ کی نسبت کسی گھر کے خیالات سن کر عورتوں میں مشہور ہو گیا کہ شاید جو وہ لوگ چاہتے ہیں اور رشتہ اس خاص لڑکی سے ہو ہی جائے - بڑی بھابی جان نامعلوم ہو گئیں کسی سے سن کر اور شاید روٹھی تھیں کسی نے ذکر کیا تھا - میں نے سنا مغرب کا وقت آپ وضو کو اٹھے بھابی جان نے لوٹا آپ کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور پانی ڈالنے لگیں میں پاس کھڑی تھی - آپ نے کہا فکر نہ کرو محمودہ میری زندگی میں تم پر سوکن نہیں آسکتی - یہ آپ کے الفاظ تھے کیسے پورے ہوئے الٰہی منشاء پورا ہونا تھا وہ ہو کر رہا مگر آپ کے بعد منجھلی بھابی جان مرحومہؓ بیاہی آئیں - ذرا شوخ تھیں - مانی تابی جس کی مسیح موعودؑ کو بہت خاطر منظور تھی بیمار رہتی - برابر دوا دیتے اور بادام کا شربت ملتا تھا وہ نیچے بیٹھی تھی منجھلی بھابی جان نے سر وہ کی پھانک کھا کر اوپر اوپر سے نیچے پھینک دی - اتفاق سے مانی تابی باہر نکل رہی تھی ان کے سر پر لگی - غصہ والی بہت تھیں - فوراً منجھلی بھابی جان کو سر اٹھا کر گھورا اور کہا ایویں جائیں یاد نہیں جائیں تھے ٹھیک یاد نہیں - یہی الفاظ تھے پنجابی کے جو شاید قدرت اللہ خان مرحوم کی بیوی نے آپ کو بتائے آپ کو بہت دکھ پہنچا - مانی تابی کو کچھ نہ کہا بلا کر اسی وقت اتنا کہا یہ مانی تابی کو نہیں کہنا چاہیئے تھا اس نے سرور سلطان کو بددعا نہیں دی یہ بددعا گویا اس نے میری نسل کو دی - مجھے اس بات سے سخت تکلیف پہنچی ہے دعا بھی ضرور فرمائی ہوگی آپ نے ان الفاظ کا نتیجہ ظاہر ہے کہ بفضلہ تعالیٰ انہیں کے بطن کی اولادوں سے حضرت منجھلے بھائی جان صاحبؓ کی نسل چل رہی ہے خدا کرے ان کی نسل سے اور ہم سبھی سے خدا تعالیٰ کے عاشق بندے پیدا ہوتے جائیں اور ہمیشہ ایک سے ہزار ہوتے جائیں آمین - اور میری اب تک دعا رہتی ہے کہ خدا تعالیٰ مظفر احمد کو قیوم سے ایک بیٹا نیک! اقبال بخشے جس سے نیک خادم دین نسل بھی چلے - آپ سب بھی دعا کریں -

۳- میں چھوٹی سی تھی بھائی پیار کرتے ہر کہنا مانتے - ادھر حضرت اماں جانؓ کا پیار اور سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی ناز برداریاں اور بے حد خیال رکھنا - مزاج خراب تھا ایک ساتھ کھیلنے والی بچی نے کہنا نہ مانا - میں اس سے روٹھ گئی - اور چھوٹے بھائی حضرت مرزا شریف احمدؓ جو ساتھ کھیل رہے تھے میں نے کہا اس سے تم بالکل نہ بولنا - میں اس سے نہیں بولتی چھوٹے بھائی صاحبؓ بھول کر اس سے بول پڑے میں نے ایک چیخ ماری اور چیخیں کھائی اتنا صدمہ ہوا کہ (رونے میں اکثر بچوں کے سانس رک جاتے ہیں) - سانس رک گیا حضرت اماں جانؓ بھاگ کر آئیں - گود میں اٹھا کر لائیں دکھ پوچھا کیا ہوا وغیرہ میں نے روتے ہوئے کہا کہ میں ایک لڑکی سے خفا تھی - میں نے رو کا تھا - ہائے میرا بھائی ہو کر اس سے کیوں بولا پھر رونے لگی - حضرت اماں جانؓ نے رونا شروع کیا کسی خاص جذبہ کے تحت اور غالباً اس جذبہ کے تحت کیونکہ وہ بیچاری زخم خوردہ تھیں مولویانی صاحبہ (حضرت مولوی عبدالکریمؓ کی بیوی) نے بھی رونا شروع کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام غالباً عصر کی نماز کے بعد باہر تشریف لائے اور یہ نقشہ آہ و زاری کا دیکھ کر گھبرا گئے اور اب تک مجھے یاد آئے آپ کہہ رہے تھے کیا مبارکہ کو چوٹ لگی اس کو تکلیف ہے بتاؤ حضرت اماں جانؓ نے اس طرح مجھے گود میں لئے لئے روتے روتے بتایا کہ چوٹ نہیں لگی میں اسلئے رو رہی ہوں کہ یہ بچی جو بھائیوں کے پیار میں کسی کی شرکت برداشت نہیں کر سکتی - شریف ایک لڑکی سے بول پڑا جس سے بولنے سے اس نے روکا تھا اس کی رو رو کر غشی کی سی حالت ہو گئی ایسی پر اگر سوکن آجائے تو یہ کس طرح برداشت کرے گی -

آپ نے فرمایا اور کافی بلند پر جوش مگر تسلی بخش آواز سے کہ

"اس پر ہرگز سوکن نہیں آئے گی اس بات کا کوئی فکر نہ کرو"

سامنے چھوٹے بھائی بھورے بھورے بالوں والا سر ہلا ہلا کر کہہ رہے تھے میں تو بھول کر بولا تھا میں تو بھول کر بولا تھا خیر اس وقت میرا دل سب کی یاد دل میں ایک خاص درد سے بھر گیا ہے - اچھا السلام علیکم رخصت خدا حافظ -

یاد نہ کر دلِ حزیں بھولی ہوئی کہانیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ الفرقان رعایتی قیمت پر

بعض احباب نے توسیع اشاعت کے سلسلہ میں رقوم عنایت فرمائی ہیں اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست ۱۰ دسمبر سے پہلے پہلے تین روپے ارسال فرمائیں گے انہیں اس رقم میں سال بھر کے لئے رسالہ ملے گا۔ اصل قیمت سالانہ سات روپے ہے یہ رعایت پہلے پچاس احباب کے لئے ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا!

میری چھوٹی بھابی عزیزہ آمنہ بشریٰ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ٹشو ٹیشا کی طرح پر بیمار ہیں قارئین کرام سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فرخندہ اختر شاہ جامعہ نصرت ربوہ)

ضروری اعلان

جو احباب فضل عمر درس القرآن کلاس میں مسلسل چھ برس تک شمولیت کر کے دور ترجمہ و تفسیر مکمل کر چکے ہیں وہ بہت جلد اپنے پتہ جات سے مطلع فرمائیں تاکہ انہیں اس بارے میں

سند امتیاز

بھجوائی جائے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخطوں سے بھجوائی جا رہی ہیں۔ طالبات کو یہ سندات دی جا چکی ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

MINI MOTORS
V.W. SPECIALISTS
PHONE 81442
54-B, GULBERG II
GULBERG

پوسٹل لائف
ماں کی طرح اپنے بیمہ داروں
کی بے لوث حفاظت کرتی ہے

ایک شفیق ماں کی طرح پوسٹل لائف انشورنس بھی اپنے بیمہ داروں کی بے لوث حفاظت کرتی ہے۔
یہ اپنا تمام منافع ان ہی میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اس کا مقصد دراصل قومی خدمت ہے نہ کہ منافع اندوزی۔
اس کی شرح پریمیم ملک بھر میں سب سے کم ہے اور شرح بونس سب سے زیادہ۔
کلیم بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے طے کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر ضلعی صدر مقام کے علاوہ بڑے بڑے قصبوں میں نیشنل سیونگز کے دفتر موجود ہیں جو آپ کو پوسٹل لائف کی بیمہ پالیسی لینے یا ادائیگی کلیم کے سلسلے میں ہر قسم کی مدد بہم پہنچاتے ہیں۔
ملک بھر میں جہاں کہیں بھی ڈاک خانہ ہو وہاں پوسٹل لائف کی برانچ موجود ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ تمام دوسری انشورنس کمپنیوں کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ عوام کو بیمے کی سہولت مہیا کر سکتی ہے۔

شرح بونس | تاجیات پالیسی ۴۲ روپے فی ہزار
مقیادی پالیسی ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس
اپنے گھر بار کی بچت کیجئے محفوظ کیجئے
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
Adv/4 CDNS/2

ضرورت باورچی
ایک ماہر تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہے تنخواہ معقول ہوگی۔ درخواستیں صدر کی سفارش کے ساتھ ناظر امور عامہ کو بھیجدیں
(نظارت امور عامہ ربوہ)

ہومیوپیتھک
بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز۔ پوٹنسیاں
۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰-۱۰۰۰ اور ایک لاکھ طاقت تک۔ شوگر آف ملک گولیاں ٹکیاں۔ خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھک کتب وغیرہ۔ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں ہومیوپیتھ ڈاکٹروں کے لئے معقول کمیشن اور رعایات۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

دانت نکلوائیے
جناب محمد حنیف صاحب مکان ۱۰ سیواجی سٹریٹ کرشن نگر لاہور نے لکھا:۔
"میں نے ایشیا پائیوریا استعمال کیا اس سے میری لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا قیمت ۱۰/- روپے
کیوریو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون ۵۳۴۶۱
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

سہراب
پاکستان کا پہلا اور واحد سائیکل جو مختلف بیرونی ممالک میں اپنی کوالٹی کا لوہا منوا چکا ہے
پاکستان کا نمبر ۱ سائیکل سہراب
NIF SCH.3 EU72

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے

وعدہ جات تحریک جدید سال نو (۳۹/۲۹/۸) کی پیشکش

۱	جماعت احمدیہ دارالصدر شرقی	ربوہ	۱۱۴۹۶۶۲	روپے
۲	" " باب الابواب "	ربوہ	۸۷۳۶۵۰	"
۳	" " دارالعلوم غربی	ربوہ	۵۹۷۶۰۰	"
۴	" " دارالصدر غربی	ربوہ	۱۱۳۰۶۰۰	"
۵	" " دارالرحمت شرقی	ربوہ	۱۲۱۱۶۰۰	"
۶	" " دودہ	سرگودھا	۳۱۲۶۵۰	"
۷	" " چک ۳۵ جنوبی	سرگودھا	۶۲۴۶۰۰	"
۸	" " تخت ہزارہ	سرگودھا	۲۵۵۶۲۷	"
۹	" " منڈیکی گورایہ	سیالکوٹ	۱۰۶۵۶۰۰	"
۱۰	" " کھرپہ منڈیکی بیریاں	سیالکوٹ	۵۰۶۶۵۰	"
۱۱	" " ھانڈو گوجر	لاہور	۵۷۲۶۵۰	"
۱۲	" " گنج مغل پورہ	لاہور	۵۲۶۸۶۰۰	"
۱۳	" " بیدادلپور	شیخوپورہ	۲۹۱۶۸۳	"
۱۴	" " شیخوپورہ شہر	شیخوپورہ	۱۲۷۰۰۶۰۰	"
۱۵	" " گوجر خان	راولپنڈی	۱۳۱۷۶۰۰	"
۱۶	" " حیدرآباد	حیدرآباد	۷۰۰۰۶۰۰	"
۱۷	" " انور آباد	لاڑکانہ	۴۴۵۶۰۰	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

محترم چوہدری علی احمد خان صاحب ٹھیکیدار ربوہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری علی احمد خان صاحب ٹھیکیدار۔ ربوہ ۱۷ اور ۱۸ نبوت/نومبر کی درمیانی شب دو بجکر آٹھ منٹ پر حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۷۶ سال تھی۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد محترم حضرت میاں رحیم بخش صاحب امرتسریؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا فخر حاصل تھا۔ ذاتی طور پر آپ کو ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ منکسر المزاج۔ باہمت۔ بلند حوصلہ کے مالک متقی و عابد اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے۔ عمر کا بیشتر حصہ قادیان میں اور قیام پاکستان کے بعد مرکز احمدیت ربوہ میں گزارا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ۱۸ نومبر کو سوا چھ بجے شام نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سراجدین صاحب سابق مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے۔ دو لڑکیاں۔ اور تین نواسے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ ماہ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ابھی سے امتحانات کی تیاری کا انتظام کر دیں تاکہ اطفال ربوہ اچھی طرح تیاری کر کے امتحانات میں شریک ہوں۔ (سکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔)

احباب جماعت کی طرف سے

عید مبارک اور درخواست دعا کی تاریں

عید الفطر کے موقعہ پر مختلف احباب اور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان کی طرف سے حضور کو اور احباب جماعت کے لئے عید مبارک اور درخواست دعا کی تاریں موصول ہوئی ہیں دوستوں کی اطلاع اور دعا کے لئے شائع کی جا رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔

۱ مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا
۲ " سالکین صاحب صدر جماعت سنگاپور
۳ " بدر دین و عبدالقادر صاحب، کولمبو
۴ " مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ۔ دارالسلام (تنزانیہ)
۵ " بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن
۶ " صدر صاحب جماعت احمدیہ ملائشیا
۷ " صدر صاحب " " بنڈونگ
۸ " خواجہ بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ رنگون
۹ " محمد افضل صاحب طہران
۱۰ " فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرینکفورٹ جرمنی
۱۱ " قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ
۱۲ " مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی۔ دری
۱۳ " عبدالباسط صاحب۔ لاہور
۱۴ " مرزا خلیل احمد صاحب و اسمہ صاحبہ کراچی
۱۵ مکرم رفیع الزمان صاحب و امۃ المجید صاحبہ لاہور
۱۶ " مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ فجی
۱۷ " نواب مسعود احمد خان صاحب کراچی
۱۸ مکرمہ آصفہ مبشر صاحبہ پشاور
۱۹ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص
۲۰ " حکیم مبارک احمد صاحب اسلام آباد
۲۱ " انیس صاحب و ناصر صاحبہ کراچی
۲۲ " عبدالرحیم یونس صاحب کراچی
۲۳ " حضرت اللہ پاشا صاحب و امۃ الرفیق صاحبہ کراچی
۲۴ " سلامت دین خالد صاحب کراچی
۲۵ " مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد مانسہرہ
۲۶ مکرمہ ام کلثوم علی صاحبہ کراچی
۲۷ مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب لاہور
۲۸ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ لاہور

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

سٹیج ٹکٹ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے لئے سٹیج ٹکٹ حاصل کرنے کے خواہش مند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ۱۲ دسمبر تک نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کو بھجوا دیں۔

احباب اپنے ضروری کوائف کے علاوہ سٹیج کے لئے وجہ استحقاق بھی تحریر فرمائیں ۱۲ دسمبر کے بعد آنے والی درخواستوں کا زیر غور آنا بہت مشکل ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

احباب محتاط رہیں

رانا محمد افضل کے متعلق کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ یہ ٹھگ اور دھوکہ باز ہیں یہ اپنا نام بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً رانا محمد علی، رانا محمد اکبر وغیرہ۔

رانا فیملی اور جماعت کے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر لوگوں پر اعتماد جماتے ہیں اپنی سوسائٹی اونچی بیان کرتے ہیں طرح طرح کے بہانے بنا کر لوگوں سے روپیہ ٹھگتے رہتے ہیں۔

حلیہ:۔ رنگ سیاہی مائل۔ پیٹ بہت موٹا۔ مگر چست۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی، بہت باتونی ہیں

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ قلب اور میری بڑی بہن تقریباً ۳ ماہ سے معدہ میں سوزش کے عارضہ سے بیمار ہیں۔

دونوں کی صحت کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(بشیر اللہ فوزی سمن آباد لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴